

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ

(الرَّوْعَةُ ۱۱)

الْمُتَّقِينَ كَأَنَّكَ تَنْسِيهِ

سلسلہ نمبر
(1)

امر دیرستی

تحریر

طاہر جمال

طلبات توحید و سنت

ہوئی ○ شہباز گڑھی ○ مردان (پاکستان)

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ

(الرعد ١١)

الحق (اللہ) کا پکارنا سچ

سلسلہ نمبر
(1)

امرِ پرستی

تحریر

طاہر جمال

طلباتِ توحید و سنت

ہوئی ○ شہباز گڑھی ○ مردان (پاکستان)

Scanned by
Salman hani

11/12/2018

پاکستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده وصلوة والسلام على من لا نبی

بعده۔ وعلى آله واصحابه الذين اوفوا عهده۔

اما بعد: آج کے اس پرفتن پر آشوب عہد میں جس طرح دوسرے جرائم اور گناہوں سے معاشرہ کی حالت ابتر ہو رہی ہے اسی طرح ایک گناہ کبیرہ اِغْلَام اور امر دیرستی بھی معاشرے کی ابتری اور بربادی میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس لیے درد دل رکھنے والوں کے لیے یہ چند صفحات بطور تذکرہ پیش خدمت ہیں۔

شاید یہ مدابحہ اثبات نہ ہوگی۔

عربی زبان میں ام۔ رد کے معنی ہیں گالوں کا بالوں سے صاف ہونا اور ٹہنی کا پتوں سے خالی ہونا۔ الْمَرْدُ نَقَاءُ الْخَدَّيْنِ مِنَ الشَّعْرِ وَنَقَاءُ الْغُصْنِ مِنَ الْوَرَقِ لِسَانُ الْعَرَبِ (۱) اور اَمْرَدُ اس قریب البلوغ لڑکے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو۔ اور مونچھ آ رہی ہو۔

ولا مرد الشاب الذي يبلغ الخرج الحية وطواريه ولم تبد لحية لسان العرب (۲) فقہاء کے نزدیک "امرود" اگر حسین ہو تو عورت کے حکم میں ہے۔ جب شہوت کا اندیشہ ہو تو اس کو دیکھنا حرام ہے۔ اور شہوت نام ہے

دل کے میلان کا۔ فابتہ یحرم النظر الی وجهها ووجه
الامرء اذا شدت فی الشهوة وانها میل القلب مطلقا
رد مختار میر حاشیہ رد مختار (۲۸۵)

امام ابن الجوزی کا قول ہے کہ جو انسان دعویٰ کرے کہ خوبصورت
اُمُرؤ کے دیکھنے سے اس کی شہوت کو جوش نہیں آتا تو وہ جھوٹا
ہے۔ اور جو کہتے ہیں کہ ہم شہوت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور
ہم کو اس دیکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ان کا یہ قول غلط ہے
کیونکہ طبائع مساوی ہوتی ہیں (تلبیس ابلیس اور دوص ۳۱)

اس فعل قبیح کا آغاز و انجام

لوط علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص کے پاس شیطان خوبصورت
لڑکے کی شکل اختیار کر کے باغ میں آیا کرتا۔ انگور توڑ توڑ کر
کھا جاتا۔ باغ والا اس کو مارتا۔ بھگاتا۔ مگر وہ باز نہ آتا۔
ایک دن اس نے تنگ آ کر اُس سے کہا کہ تو نے میرے
سارے باغ کا ستیاناس کر دیا مجھ سے کچھ رقم لے اور میرا
پیچھا چھوڑ۔ لیکن شیطان (بصورت لڑکا) نے کہا میں اس طرح
باز آؤں گا جب تو مجھ سے زنا کرے۔ پھر تیرے باغ کو نقصان
نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ پہلی بار تو اُس نے اپنے باغ کو بچانے
کے لیے یہ بد فعل کیا۔ پھر خود اس کو عادت ہو گئی۔ اس کی

خوشامدیں کرنے لگا۔ تو روز آیا کہ اور جتنے انگوڑ چاہے کھا لیا کہ
پھر قوم کے دوسرے آدمیوں کو اس کی اطلاع دی اور ان کو
بھی شریک گناہ کر لیا۔ یہاں تک کہ لوگوں میں یہ رواج عام ہوا
شیطان تو پھر غائب ہوا۔ مگر ان لوگوں نے دوسرے لڑکوں سے
یہ فعل بد شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ امر ناگوار گزرا اور لوط علیہ السلام
کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو اس فعل بد سے روکو ورنہ سخت عذاب
آئے گا۔ انہوں نے بہت سمجھایا مگر باز نہ آئے۔ آخر لوط علیہ السلام
کی قوم پر عذاب نازل ہوا اور سب کے سب تباہ ہو گئے۔ (درمنثور ص ۱۸۸)
لوط علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ قوم کو ملامت کیا۔

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝ (الاعراف ص ۸۱)

اور اسی طرح ہم نے) لوط علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو
اس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم ایسی بے حیائی کا کام
کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے
ایسا نہیں کیا۔

إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ (الاعراف ص ۸۱)

یعنی تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو
چھوڑ کر بلکہ تم حد (انسانیت) سے ہی گزر گئے ہو۔ لیکن پھر بھی

یہ (مُسرِف) زیادتی کرنے والی قوم باز نہ آئی اور اپنی بد فعلی میں مست رہی۔ لوط علیہ السلام نے پھر ان کو نصیحت کی اور فرمایا تم کو اتنا بھی احساس نہیں رہا کہ یہ سمجھ سکو کہ مردوں کے ساتھ بے حیائی اور بد اخلاقی کا یہ عمل بھری محفلوں و مجلسوں میں کرتے ہو۔ اور شرمندہ ہونے کی بجائے اُن کا ذکر اس فخر سے کرتے ہو گویا یہ کار نمایاں ہے۔ جو تم نے انجام دیا ہے۔

اَيُّكُمْ لَتَاتُونَ الرِّجَالَ وَتَقَاطِعُونَ السَّبِيلَ
وَتَأْتُونَ فِي نَارِ يُكْمِ الْمُتَكْرَطِ (العنکبوت ۲۹)
”کیا تم ہی وہ نہیں کہ مردوں سے بے حیائی کا کام کرتے ہو۔
ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلسوں میں اور اہل و عیال کے روبرو
بے حیائی کرتے ہو“

قوم آپ کی نصیحت سن کر تلملا اٹھی کہنے لگی بس اے لوطؑ
یہ نصیحتیں اور عبرتیں ختم کر۔ اگر ہمارے ان اعمال سے تیرا رب
ناراض ہے تو وہ عذاب لا کر دکھائے جس کا ذکر کر کے بار بار ہم ڈرتے ہیں۔
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اسْتَغْنَا
بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُصْذِقِينَ (العنکبوت ۲۹)
پس اُس کی قوم کا (آخری) جواب اس کے ہوا کچھ نہ تھا وہ

کہنے لگے تم ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ اگر تم اس بات میں سچے ہو
کہ افعال موجب عذاب ہیں۔ یہاں تک کہ جب پانی سر سے گزر گیا

اور اللہ نے عذاب کے فرشتے ان کو تہ ذبلا کرنے کے لیے بھیجے۔ جو جان خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ یہ اندھی قوم ان کی طرف دوڑ پڑی۔ لوط علیہ السلام کو پکارنے لگی۔ ان جان لڑکوں کو نکالو۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی قہارت اور جباریت بوش میں آئی جس کے نتیجہ میں یہ امر دپرست قوم ہلاک ہو گئی۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَلَىٰهَا مَآفِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارًا مِّن سِجِّيلٍ مَّنصُودٍ مَّسُومَةٍ عِنْدَ رَبِّهِ

(رہود ۸۲-۸۳)

”سوجب ہمارا حکم (عذاب کا) آپہنچا تو ہم نے اس زمین (کو اُلٹ کر اس) کا اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسائے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر آپ کے رب کے پاس خاص نشان بھی تھا“ اور اسی نقشہ کو مختصر طور پر سورۃ اعراف میں اس طرز سے کھینچا ہے۔

وَإِذَا مَطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (الاعراف ۸۲)

ہم نے ان پر نئی طرح کا مینہ برسا یا رکہ وہ پتھروں کا مینہ تھا، سو دیکھ تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔

مردوں کے ساتھ بدلی گزنیوں کی سزا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ”جو لوگ مردوں سے

بدفعی کرتے تھے اُن پر آسمان سے مسلسل نشان دار پتھروں سے
بارش ہوئی۔ پھر وہ ٹکڑا زمین جس پر وہ رہ رہے تھے اس کو بذریعہ
جبریل علیہ السلام اُٹھوا کر آسمان تک پہنچایا۔ اور اُٹھا کر کے زمین
پر دے مارا۔ وہ زمین جو قوم لوط کی آماجگاہ تھی آج بھی وہ زمین
بیت المقدس اور نہر اردن کے درمیان بحر لوط اور بحر میت کے
نام سے موجود ہے۔ اس کی زمین سطح سمندر سے نیچی ہے اور اس کا پانی
عجیب قسم کا ہے جس میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ چھوٹا سا
سمندر کل (۵۰) میل لمبا ہے۔ اور رال میل چوڑا۔ اس کی سطح کا کل
رقبہ (۳۵۱) مربع میل ہے۔ زیادہ سے زیادہ گہرائی (۳۰) فٹ ہے۔
۱۹۶۷ء سے پہلے اس کا نصف شمالی حصہ مکمل طور پر اردن میں تھا۔
اور نصف جنوبی حصہ اردن اور اسرائیل کے درمیان بٹا ہوا تھا۔ ۱۹۶۷ء
کی جنگ کے بعد اسرائیلی فوجیں پورے مغربی ساحل پر قابض ہو گئی
ہیں۔ اور اس کی جغرافیائی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا کسی بڑے سمندر
سے کوئی رابطہ نہیں۔ اپنے طول و عرض کے لحاظ سے اس کو ایک
”جھیل“ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن چونکہ اس کا پانی خالص سمندری
پانی ہے۔ بلکہ اس کی نمکیات اور کیمیادی اجزاء عام سمندروں سے
زیادہ ہیں۔ اس لیے اس کو بحر یا بحیرہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

زہان دیدہ ص ۲۰۸

بحر میت کا علاقہ دنیا کا سب سے پست علاقہ ہے بحر میت

کی سطح عام سطح سمندر سے (۱۳۰۰) فٹ نیچی ہے۔ دنیا بھر میں سطح سمندر سے اتنا نیچا علاقہ کوئی نہیں ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے: **وَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا** (رہود ۸۲) ”یعنی ہم نے اس زمین کے بلند علاقہ کو زمین کا پست علاقہ بنا دیا۔“ عام طور سے اس آیت کا مضموم یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ بستی اُلٹ گئی۔ تو چھتیں زمین ہوس ہو گئیں۔ لیکن قرآن کریم کا یہ معجزہ بیان شاید اس طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ صرف بستی کی عمارتیں ہی پست نہیں ہوئیں بلکہ ان بستیوں کا پورا علاقہ روئے زمین کا پست ترین خطہ بنا دیا گیا۔

(جہان دیدہ ص ۲۱۱)

محقق عبد الوہاب البخاری فرماتے ہیں۔ یہ سمندر پیدا ہی بستیوں کے اُلٹنے سے ہوا۔ اور تقریباً (۴۰۰) میٹر اس علاقے کو پست کر دیا گیا۔ **وَأَعْتَقْدَ أَنْ الْبَحْرَ الْمَيِّتَ الْمَعْرُوفَ الْآنَ بِبَحْرِ لُوطٍ وَبَحِيرَةَ لُوطٍ لَمْ يَكُنْ مَوْجُوداً قَبْلَ هَذَا الْوَعْدِ وَاتَّصَا مَوْتٌ مِنَ الزَّلْزَالِ الَّذِي جَعَلَ عَالِي الْبِلَادِ سَافِلَهَا فَصَارَتْ اخْفَضُ مِنْ سَطْحِ الْبَحْرِ بِنَحْوِ أَرْبَعِ مِائَةِ مِثْرٍ** (قصص الانبیاء ص ۱۱۳)

اس سمندر کا پانی بھی سمندروں سے بھاری ہے اور اس میں نمکیات بہت زیادہ ہیں۔ عام بڑے سمندروں میں چار سے چھ فیصد تک نمکیات ہوتے ہیں۔ لیکن بحرِ میت کے پانی میں نمکیات

کا تناسب ۲۳ فیصد سے ۲۵ فیصد تک ہے (برٹانیکا ۱۹۵۰ء ص ۷۹۹)۔
 اس سمندر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں
 پھلی سمیت کوئی جانور زندہ نہیں رہتا۔ اور نہ کوئی پودا اُگ سکتا ہے
 مدیرہ کہ جب دریائے اردن یا دوسرے چشمے اس میں گرتے ہیں
 تو بعض اوقات اپنے ساتھ مچھلیاں بہا کر لے آتے ہیں۔ لیکن یہ
 مچھلیاں اس سمندر میں گرتے ہی فوراً مر جاتی ہیں۔ سائنسی طور پر
 عموماً اس کی توجیہ یہ کی جاتی ہے۔ کہ یہ اس سمندر کی غیر معمولی
 نمکیات کا اثر ہے۔ اور ظاہری طور پر شاید یہی سبب ہو۔ لیکن
 باطنی طور پر یہ اس عبرت ناک عذاب کے اثرات ہوں تو بعید
 نہیں۔ جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر نازل ہوا تھا۔

(جہان دیدہ ص ۲۱۰ء)

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی دنیاوی سزا ان الفاظ میں
 بیان فرمائی ہے۔ وَالَّذِينَ يَأْتِيَانَهَا مِنْكُمْ فَالَّذِينَ هُنَّ
 ۱۶ ”اور جو نسے دو شخص بھی تم میں سے بے حیائی کام کریں۔ تو ان
 دونوں کو اذیت پہنچاؤ۔“ یہاں اللہ نے سزا کی حد مقرر نہیں
 فرمائی۔ البتہ مقصد یہ ہے کہ ان کو اتنی سزا دو کہ کئی نسلوں
 تک نصیحت کرتے رہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف دیکھنا بھی پسند

نہیں کرتا۔ جو کسی مرد سے بد فعلی کرے یا کسی عورت سے مقعد میں
 جماعت کرے۔ لا ینظر الله الی رجل الی رجلًا وادامراة
 فی الدبر۔ مشکوٰۃ ۳۱۹۵، ۹۵۳، ۳۵۸۵، ۱۰۶۵ موارد الظمآن
 ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، الترغیب والترہیب ۲۸۹، زاد المعاد ۲۵۹
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کسی
 ایسے شخص کو پاؤ کہ وہ قوم لوط کا عمل کیا کرتا ہے۔ تو فاعل و مفعول
 دو توں کو قتل کر ڈالو۔ مَنْ وَجَدَ مَرَاةً یَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ
 لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بس۔

(مسند احمد ۳)، نصب الراية ۳۳۹، مستدرک ۳۵۵
 الترغیب والترہیب ۲۸۸، السنن الکبریٰ بیہقی ۲۳۲۔
 ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غیر اللہ کی تڈریں
 جانور ذبح کیا وہ لعنتی ہے۔ جس نے زمین کے حدود کو بدلا وہ لعنتی
 ہے۔ جس نے کسی نابینا کو راہ سے بھٹکایا وہ لعنتی ہے۔ جس نے
 اپنے والدین کو گالیاں دیں وہ لعنتی ہے۔ جو اپنوں کو چھوڑ کر
 دوسروں سے محبت کرے وہ لعنتی ہے۔ اور جس نے قوم لوط کا عمل
 کیا وہ لعنتی ہے آپ نے یہ (قوم لوط والی بات) تین بار فرمایا۔
 لعن الله من ذبح لمخیر الله، ولعن الله قحوم الاض
 ولعن الله من کتم اعشى عن السبیل ولعن الله من سب

والدیہ، ولعن اللہ من تولی غیر موالیہ، ولعن اللہ من عمل عمل قوم لوط قتالہا ثلثا، فی عمل قوم لوط والترغیب والترہیب ۲۸۷، مجمع الزوائد ۲۷۲ مسند احمد ۳۱۷، موارد الظمان ص ۳۳۔

امام منذری فرماتے ہیں کہ چار خلفاء صدیق اکبر، علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن زبیر اور ہشام بن عبد الملک، نے قوم لوط جیسے عمل کرنے والوں کو زندہ جلایا تھا، قال الحافظ حرق اللوطیہ بالنار اربعة من الخلفاء ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ بن الزبیر وھشام بن عبد الملک والترغیب والترہیب ۲۸۹

علامہ آلوسی حنفی فرماتے ہیں۔ جو کوئی ایک سے زیادہ بار اس عمل کو کر ڈالے تو اس کو قتل کیا جانا چاہیے۔ اس قول پر فتویٰ ہے ویقتل من تکرر متہ علی المفتی بہ روح المعانی ۱۷۳

نگاہ کی حفاظت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں ان کا زنا دیکھنا ہے۔ کان زنا کرتے ہیں۔ ان کا زنا سننا ہے۔ اور زبان بھی زنا کرتی ہے۔ ان کا زنا بولنا ہے۔ ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا غیر محرم کو پکڑنا ہے۔ پاؤں بھی زنا کرتے ہیں۔ ان کا زنا گناہ

کی طرف جانا ہے۔ اور منہ بھی زنا کرتا ہے۔ اس کا زنا چومنا ہے۔
 ابوس وکنار کرنا ہے۔ فزنا العین النظر و زنا اللسان المنطق
 والیدان تزنیان فزناهما البطس والرجلان تزنیان
 فزناهما المشی والضم یزنی فزناہ القبل (ابوداؤد ۲۹۲-۲۹۳)
 والاذن زناهما الاستماع (ابوداؤد ۲۹۳، مسند احمد ۳۷۹)

بچپن ہی سے جب بچے دس سال کے ہو جائیں ان کے
 بسترے الگ کر لینے چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
 ہے۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا
 حکم دو۔ اور دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز کے لیے مارو بھی
 اور ان کو الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔ مروا اولادکم بالصلوۃ
 وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم
 ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع (ریا الصالحین ص ۱۳۱)

المستدرک ۱۹۷، مسند احمد ۱۸۰، ۱۸۷

عمر کے اس حصے سے انسان میں جنسی میلان کی سوچھ بوجھ
 شروع ہونے لگتی ہے۔ خصوصاً اس ظلماتی دور میں نو عمر بچوں کو
 ایک دوسرے سے الگ سلانا والدین کا اولین فریضہ ہے۔ اسی
 فتنہ کو مد نظر رکھتے ہوئے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ آئے۔

لا یفقی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد (مسلسل ۱۵۴)

یعنی دو مرد اکٹھے نہ سوئیں۔

خوبصورت لڑکوں سے اجتناب

حسن بن ذکوان فرماتے ہیں۔ خوبصورت لڑکوں سے اجتناب کیا جائے۔ خاص کر امیروں کے لڑکوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اپنی شکل و صورت اور لباس و پوشاک سے سراپا فتنہ ہیں۔ ایسا فتنہ کہ بسا اوقات عورتوں سے بڑھ کر ثابت ہوئے ہیں۔ قال الحسن بن ذکوان لا تجالسوا اولاد مغنیاء فان لهم صوراً کمصور العذاری و هم اشد فتنه من النساء (الزواحِر عن اقتواف الکباثر ۵)

اور پھر سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے۔ کہ عورت کے ساتھ مجھے ایک شیطان دیکھائی دیتا ہے۔ مگر امرد بے ریش لڑکے کے ساتھ سترہ شیطان دیکھائی دیتے ہیں۔ اخر جولا عنی فانی اری مع کل امراة شیطاناً و مع کل امرد سبعة عشر شیطاناً (الن و اخب عن اقتواف الکباثر ۶)

مراقبہ

یہ سوچو اگر اس امرد لڑکے کے وارثوں کو اس بات کی اطلاع ہو گئی۔ تو کتنی رسوائی ہو گی۔ یہ سوچو کہ جس طرح میں دوسرے

لڑکوں سے بد فعلی کرتا ہوں اگر کوئی یہ کام میرے بیٹے میرے
بھائی سے کرے تو میں کیا کروں گا۔ میری حالت کیا ہوگی ظاہر ہے
کہ مرنے مارنے پر تیار ہو جاؤ گے۔ اسی طرح کیا دوسروں کو عزت
نہ آئے گی۔ جب ان کو خبر ہوگی۔ تو وہ بھی تجھے مار ڈالیں گے۔ یا
ہر طرح سے نقصان پہنچانے پر آمادہ ہوں گے۔ اور جہنم کی سزا الگ
رکھی گئی ہوگی ہوگی۔ جب ایسا موقع آئے تو خیال کر لیا کرو کہ حق تعالیٰ
اس وقت بھی دیکھ رہا ہے۔ جب انسان اپنے باپ کے سامنے اپنے
رشتے داروں اور بڑوں کے سامنے یہ فعل بد نہیں کرتا۔ تو تنہائی میں
جب سمیع و علیم ذات اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ تو کیوں یہ
فعل بد کرتا ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے ہوگا۔ کہ وہ اس پر پکڑ بھی
کر سکتا ہے۔ یا روز قیامت کو بھول چکا ہوگا۔ جس دن سب کاموں
سے متعلق خواہ لوگوں سے چھپ کر تنہائی میں کیے ہوں۔ یا بوسر عام
ان کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ بار بار یہ خیال لائیے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔
یاد رکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ
جو کوئی مجھے زبان کی ضمانت دے گا اور اپنی شرم گاہ کی دک
ان کو غلط استعمال نہ کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت
دیتا ہوں۔ من ضمنی ما بین الخیہ ورجلیہ
ضمنت لہ الجنة (مجمع الزوائد ۳)
اسی طرح ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ جو کوئی زبان

اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔
 من حفظ ما بین لحيہ ورجلیہ دہل الجنة۔

المستدرک ۳۵۷

من آنچه شرط بلاغ است یا تو ہی گفتہ
 تو خواہ ازیں سخن پندگیری خواہ ملال

ہمارا نصب العین

○ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مطابق توحید و رسالت پر سچے دل سے عقیدہ رکھنا اور اس عقیدہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم خود چلنا اور دوسروں کو چلنے کی تلقین کرنا۔ نیز انبیائے کرام کو معصوم اور صحابہ کو معیار حق اور عادل سمجھنا اور ان کو تنقید و تنقیص سے بالاتر سمجھنا۔

○ قرآن مجید کی تعلیم و تدریس اور تبلیغ و اشاعت میں منہمک ہو کر ملک و بیرون ملک کوشش کرنا اور مساجد میں سبقتاً درس قرآن پڑھنا اور پڑھانا۔

○ رسوم جاہلیت اور بدعات سے اجتناب کرنے اور زندگی کے ہر معاملہ مثلاً شادی

عہی، نکاح، حقنہ، طلاق اور تجارت وغیرہ الغرض زندگی کے ہر معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کی تلقین کرنا۔

○ فقہ کے چاروں مسلک حق سمجھتے ہوئے حضرت امام ابو حنیفہ نغان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی پیروی اور ترویج کرنا اور فروعی نزاعات کو زیادہ اہمیت نہ دینا۔

(دستور صفحہ ۲۷۱)

کون ہے جو اس کارِ خیر میں تعاون کر کے ہمارے دست و بازو بنے ؟

طلباء توحید و سنت

صوفی • شہباز گڑھی • مردان

پوسٹ کوڈ: 23390